# ”واللہ خیر الماکرین“

سیف اللہ خالد

کس سے کب کیا کام لینا ہے یہ میرے رب کی حکمت ہے۔ کوئی طاقت کوئی سازش اس کی حکمت میں ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کا خلل بھی نہیں ڈال سکتی۔ مگر آزماتا ضرور ہے۔ امتحان میں ضرور ڈالتا ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ختم نبوت اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا مقدس مشن ہے کہ جس میں برکت ہی برکت ہے بس ہاتھ پیر ہلانے کی دیر ہے کہ وہ نتائج سے نوازنا شروع کردیتا ہے۔ کس طرح اور کن ہاتھوں سے یہ اس کی حکمت ہے۔ جو اپنے بارے میں فرماتا ہے ”واللہ خیر الماکرین“

۷۰ء کے الیکشن میں قادیانی جماعت نے بہت سوچ سمجھ کر اپنا کردار ادا کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر ہر جگہ اور ہر طرح سے اثر انداز ہوئے۔ مگر جب فیصلہ کی گھڑی آئی تو اہل دین کا تمسخر اڑانے والا ذوالفقار علی بھٹو ختم نبوت کا محافظ بن کر سامنے آیا اور تاریخ کا ایسا فیصلہ کر گیا جس کی مثال نہیں ملتی۔ یہ اس کی عطا ہے، جس کو جو چاہے عطا کردے۔

ابھی کل کا قصہ ہے کہ امریکیوں کے دباؤ پر حکومت نے چپکے سے توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا کو ختم کرنے کی سازش کی۔ آسیہ مسیح کے معاملہ کو استعمال کرتے ہوئے میڈیا میں طوفان اٹھایا گیا، جگہ جگہ بیٹھے امریکی طوطے جی بھر کر بولے اور قوم کو گمراہ کرنے کی خاطر الیکٹرانک میڈیا نے مخصوص تکنیک کا پورا استعمال کیا اور اپنے تئیں یہ گرد خوب اڑائی کہ ”توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر سزائے موت کا قرآن وحدیث میں ذکر نہیں“ مگر ہوا کیا؟ عوام کا موڈ دیکھ کر، اسی حکومت کی وزارت قانون نے اس ساری بحث پر ایک ایسا تفصیلی جواب لکھ ڈالا کہ اس نے سارے سوالوں کے نہ صرف جواب دے ڈالے بلکہ سازشیوں کے تمام تر پروپیگنڈہ کو اڑا کر رکھ دیا۔ واللہ خیر الماکرین۔

دیگر مسائل اپنی جگہ، سیاسی امور میں کردار پر اعتراضات ایک طرف مگر اس تفصیلی جائزہ کے لیے بابر اعوان نے جو دلچسپی دکھائی اس کا اعتراف نہ کرنا بددیانتی ہوگی۔ اللہ رب العزت یقیناً انھیں اس پر اجر سے نوازے گا۔ وزارت قانون کے ذرائع سے یہ انکشاف سامنے آیا ہے کہ ان کو ایک سرسری سی سری لکھ کر مولویوں کو مطمئن کردینے کی راہ دکھائی گئی تھی مگر انھوں نے دوسری راہ اختیار کی۔ ۲۲ نکات پر مشتمل اس جائزہ میں، جس پر دستخط کر کے وزیر اعظم نے حکم کا درجہ دے دیا ہے، تمام اعتراضات کا شافی جواب موجود ہے اور یقیناً اس جائزہ کے قانون کا حصہ بن جانے کی صورت میں آئندہ کسی کو

قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کی جرأت نہیں ہوگی۔

۲۸ صفحات پر مشتمل اس جائزہ رپورٹ سے یہ بھی اندازہ ہوجاتا ہے کہ علما اور دینی و سیاسی قیادت اگر تحریک ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اٹھی تھی تو یہ کوئی ان کا وہم نہیں تھا بلکہ حالات کا ادراک تھا۔ وہ بر سر زمین اور پسِ پردہ پکتی ہوئی سازشوں کو دیکھ رہے تھے۔ اسی جائزہ رپورٹ میں جو وزیر اعظم پاکستان کے دستخطوں سے ڈائری نمبر 611/PMPS/M/2011 کی صورت مرتب ہوئی، میں پہلی، دوسری اور تیسری شق میں پوری وضاحت سے تاریخوں کے ساتھ تفصیل دی گئی ہے کہ کون کون اس قانون میں تبدیلی کی خواہش رکھتا تھا۔ سب سے پہلے ۲۳ نومبر کو وزارت خارجہ کے امریکہ ڈیسک نے اس حوالے سے ریفرنس بھیجا۔ اس کے بعد وزیر اعظم سیکریٹریٹ، وزارت داخلہ، وزارت اقلیتی امور اور قومی اسمبلی سیکریٹریٹ نے اس قانون میں ترمیم و تبدیلی کے لیے ۶ ریفرنس وزارت قانون کو بھیجے اور آخر میں شیر بانو رحمٰن عرف شیری رحمٰن کا وہ پرائیویٹ بل بھی جو تمام ریفرنسز کی خواہش کا حاصل تھا۔ یعنی توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا میں تبدیلی۔

میڈیا کے دانشوروں نے جعلسازی کے ساتھ تین مغالطے پیدا کیے تھے۔ اوّل یہ کہ دنیا میں کسی بھی جگہ ایسا کوئی قانون نہیں۔ دوسرے یہ کہ یہ سزا قرآن و سنت سے ثابت نہیں، ضیاء الحق اور مولویوں کی اختراع ہے۔ تیسرے یہ کہ پارلیمنٹ جس قانون کو چاہے بدل سکتی ہے اور سب سے بڑی دلیل یہ دی جاتی تھی کہ یہ قانون غلط استعمال ہوتا ہے۔ علما کی بات اپنی جگہ کہ دینی قیادت کا استدلال بھی ایک الگ معاملہ ہے جسے یہ لوگ سننے کو تیار ہی نہ تھے۔ لیکن اب وزارت قانون کے بیوروکریٹس نے پاکستان پیپلز پارٹی کے وزیر قانون بابر اعوان کے زیر قیادت ان تمام مغالطوں کا جواب پیش کر دیا ہے۔

شیری رحمٰن کے بل پر تبصرہ کر کے شق ۶ میں فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ ''آئین کی شق ۲۰۳۰ بھی آئینی و قانونی معاملہ کے اسلامی یا غیر اسلامی ہونے کے فیصلہ کا اختیار وفاقی شرعی عدالت کو دیتی ہے اور وفاقی شرعی عدالت اپنے ۱۹۹۱ء کے فیصلہ میں ۲۹۵۔سی کے تحت توہین رسالت کی سزا کو قرآن و سنت کے مطابق قرار دے چکی ہے اور آئین کی شق 2.A کے تحت پارلیمنٹ قرآن و سنت کے مطابق قانون سازی کی پابند ہے لہٰذا یہ بل مسترد کر دینے کے قابل ہے۔'' اسی طرح جائزہ کی شق ۷ میں سورۃ توبہ کی آیت، ۶۱۔ احزاب کی ۵۷۔ حجرات کی ۲۔ نور کی ۶۳۔ فتح کی آیت ۱۰۹۔ احزاب کی ۵۳۔ سورہ مجادلہ کی ۲۰۔ کوثر کی ۳۔ مائدہ کی ۳۳ اور پھر سورہ توبہ کی آیت نمبر ۱۲ عربی متن اور ترجمہ کے ساتھ نقل کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ قانون عین قرآن کے مطابق ہے اور شق B میں صحیح بخاری، مجمع الزوائد، صحیح مسلم اور دیگر مستند احادیث کتب سے ۷ منتخب احادیث درج کر کے یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود گستاخ رسول کو قتل کی سزا دی اور اس پر عمل کروایا۔ چاہے وہ بیت اللہ کے پردوں سے لپٹا ہو یا اپنے گھر میں موجود ہو۔ شق ۹ وضاحت کر دیتی ہے کہ گستاخ رسول کو سزائے موت کا قانون براہ راست

قرآن وسنت سے اخذ کردہ ہے اور آج کے دور کے عالمی معیارات کے عین مطابق ہے۔ شق ۱۰ میں یہ وضاحت کردی گئی ہے کہ دنیا کے ہر مذہب میں گستاخ رسول کی سزا ہے۔ یہودی جو سب سے زیادہ اس کے خلاف شور مچاتے ہیں ان کی اپنی کتاب توراۃ میں لکھا ہے کہ ”گستاخ رسول کو لازماً قتل کردیا جائے۔“

جہاں تک اس پروپیگنڈے کا تعلق ہے کہ اس قانون کے تحت پاکستان عالمی برادری سے کٹ جاتا ہے تو جائزہ کی شق ۱۱ میں دنیا کے ۳۰ ممالک کے قوانین کا تفصیلی حوالہ موجود ہے جن میں اسرائیل اور بھارت بھی شامل ہے۔ انہی کالموں میں ”امت“ پہلے ہی تفصیل کے ساتھ اس بحث کو پیش کرچکا ہے۔

وزارت قانون کے جائزہ کی شق ۱۶، اس میں تبدیلی کے ہر راستے کو یہ کہہ کر بند کردیتی ہے کہ ۲۹۵۔سی کے قانون پر کئی بار پارلیمنٹ اور پارلیمانی فورمز اور آئینی عدالت میں بحث ہوچکی ہے اور حتمی فیصلہ یہ آچکا ہے کہ موت کے سوا توہین رسالت ﷺ کی کوئی بھی سزا خلاف قرآن وسنت ہوگی اور شق ۲۲ میں یہ بات مزید وضاحت کے ساتھ دہرادی گئی ہے کہ چونکہ یہ قانون قرآن وسنت سے اخذ کردہ ہے اور اس میں کوئی تبدیلی یا ترمیم کی گنجائش ہی نہیں لہٰذا تمام ریفرنس مسترد کیے جاتے ہیں۔

قانون توہین رسالت کے خلاف سازش کو ناکام بنانے میں قوم نے ہمیشہ بیداری کا ثبوت دیا اور بر وقت اس فتنہ کی سرکوبی کی۔ اسی کا حاصل ہے کہ وزارت قانون نے ایک جامع جائزہ پیش کردیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس جائزہ کو میڈیا اور دانشوروں سے لے کر قانون ساز اور قانون دان حلقوں تک ہر جگہ تقسیم کیا جائے اور ناموس رسالت کے لیے خدمات سرانجام دینے والی تنظیمیں اور ادارے اس پر توجہ دیں تاکہ توہین رسالت ﷺ پر سزائے موت کا شعور پوری قوم میں پوری صراحت کے ساتھ راسخ ہوجائے اور ہر شخص کو معلوم ہو کہ یہ قانون قرآن وسنت سے اخذ کردہ ہے اور جب کوئی اس کے خلاف زبان کھولے تو دلیل موجود ہو۔ یقین رکھنا چاہیے کہ اگر آگاہی ہر ذہن تک رسائی حاصل کرلے گی تو پھر آئندہ کبھی کوئی اس میں ترمیم کے مطالبہ کی جرأت بھی نہیں کرسکے گا۔

حارث ون
HARIS 1

ڈاؤلینس ریفریجریٹر
اے سی سپلٹ یونٹ
کے بااختیار ڈیلر
Dawlance
نزد الفلاح بینک، حسین آگاہی روڈ، ملتان
061 -4573511
0333-6126856